REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر ۵

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

۱۶ رجب ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۷/۱۲ | ۶ تبلیغ ۱۳۳۷ ہش | ۶ فروری ۱۹۵۸ء | نمبر ۳۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے آج کل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت نقرس کے شدید دورے کے باعث ناساز ہے۔ احباب ان دنوں خاص توجہ اور الحاح کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد صحت یاب فرمائے۔ اور حضور کا سایہ عرصہ دراز تک ہمارے سروں پر سلامت رکھے اور حضور کو کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

نہری پانی کا تنازعہ زندگی اور موت کا مسئلہ ہے

اس کا جلد از جلد طے ہو جانا نہایت ضروری ہے۔ مقالہ افتتاحیہ میں نیویارک ٹائمز کا تبصرہ

نیویارک ۵ فروری۔ امریکہ کے اخبار نیویارک ٹائمز نے اپنے ۲ فروری کے مقالہ افتتاحیہ میں اس امر پر زور دیا ہے کہ سندھ کے پانی کی تقسیم کے بارہ میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جلد از جلد سمجھوتہ ہو جانا نہایت ضروری ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ ایشیائی مسائل اور مباحث میں سے اس مسئلہ کا حل اُن اہم ترین مقاصد میں سے ایک ہے۔ جن کے حصول کی ایک دنیا متمنی ہے۔ یہ زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ سیاسی سمجھوتوں کے ساتھ ساتھ دریا اور ان کی حدود تبدیل نہیں ہوا کرتیں۔ وہ اب بھی اسی طرح موجود ہیں۔ اور اب بھی زندگی اور بقا کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔ اس لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ بعض دوسرے مسائل میں اختلاف اور مخاصمت کے باوجود جو برابر قائم چلی آرہی ہے۔ ہندوستان اور پاکستان اس اہم مسئلہ کے بارہ میں باہم تعاون سے کام لیں۔ بہرحال اُن تمام بنی نوع انسان کے نام پر جو اس سے متاثر ہوتے ہیں اس مسئلہ کا حل تلاش ہونا چاہیئے۔ اور جلد ہونا چاہیئے۔

پاکستان کو عالمی بنک سے اب تک دس کروڑ ڈالر قرض مل چکے ہیں

ڈھاکہ میں عالمی بنک کے نائب صدر مسٹر جے۔ برک نیپ کا بیان

ڈھاکہ ۵ فروری۔ پچھلے دنوں عالمی بنک کے شعبہ تعمیر و ترقی کے نائب صدر مسٹر جے۔ برک نیپ نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ عالمی بنک پاکستان کو اب تک دس کروڑ ڈالر کا قرضہ دے چکا ہے۔ جس میں مشرقی بنگال ریلوے کے لئے تین کروڑ دس لاکھ کا قرضہ بھی شامل ہے۔ مسٹر نیپ نے مزید بتایا کہ ان کے دورہ مشرقی پاکستان کا مقصد یہ ہے کہ وہ یہ اطمینان کر سکیں کہ بنک سے حاصل کردہ قرضہ مناسب طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ چاٹگام میں مشرقی بنگال ریلوے کے تعمیر و ترقی کے منصوبوں کا جائزہ لینے کے بعد مسٹر نیپ عالمی بنک کے دوسرے افسروں کے ہمراہ سیلون روانہ ہو جائیں گے۔

ہم مبارکباد کا مستحق سمجھتے ہیں۔ چین کے اخبار "پیکنگ پیپلز ڈیلی" نے لکھا ہے کہ ایک انتہائی طور پر صنعتی ملک کے لئے یہ کارنامہ سرانجام دینا غیر متوقع نہیں کہلا سکتا۔

ہم بہت مبارکباد قبول کریں۔

آسٹریلوی وزیر اعظم مسٹر آر۔ جی منزیز نے کہا اس خبر سے بہت خوشی ہوئی۔ اس سے فضائی تسخیر اور اس کی تحقیقات کے پُر امن مقاصد کے استعمال کرنے کی تجویز کو بہت تقویت پہنچے گی۔

ڈنمارک کے وزیر اعظم مسٹر ایچ سی ہنسن نے کہا جس طرح آج سے چار ماہ قبل ہم نے روسیوں کو ان کی کامیابی پر مبارکباد دی تھی۔ اسی طرح آج ہم اپنے امریکی ساتھیوں کو ان کی کامیابی پر م[illegible]

تعلیم الاسلام کالج کا چوتھا

آل پاکستان تقریری مباحثہ

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں چوتھا آل پاکستان مباحثہ مورخہ ۹ اور ۱۰ فروری کو نہایت وسیع پیمانے پر منعقد ہو رہا ہے جس میں پاکستان کے متعدد کالجوں کی شمولیت متوقع ہے۔ انگریزی مباحثہ ۹ فروری کو اتوار کے روز منعقد ہوگا بحث کا موضوع ہے۔

"اس ایوان کی رائے میں فرد سوسائٹی کی نسبت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔"

اردو مباحثہ کے لئے جو ۱۰ فروری کو ہوگا۔ حسب ذیل موضوع مقرر ہے۔

"اس ایوان کی رائے میں قوم کو سیاستدانوں کی ضرورت نہیں۔"

دونوں مباحثے چھ بجے شام منعقد ہوں گے۔

انڈونیشیا کے جغرافیائی تاریخی اور تمدنی حالات

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں مکرم سید شاہ محمد صاحب کا لیکچر

ربوہ ۵ فروری۔ کل یہاں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا نے انڈونیشیا کے جغرافیائی، تمدنی اور دینی حالات پر نہایت عمدہ اور دلچسپ پیرائے میں روشنی ڈالی۔ آپ نے وہاں عیسائیت کے بالمقابل جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی کو بھی واضح فرمایا نیز اہل انڈونیشیا کی صلاحیتوں کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ (آپ کی اس معلوماتی اور نہایت دلچسپ تقریر کا کسی قدر تفصیلی خلاصہ کل کے الفضل میں ملاحظہ فرمائیں)

اشانٹی میں آٹھ نئی ریاستیں

قائم کی جائیں گی

اکرا ۵ فروری۔ غانا کی حکومت نے اشانٹی کے علاقہ میں آٹھ نئی ریاستیں قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ ان علاقوں کے موجودہ چیفس کو پیراماؤنٹ چیفس کا درجہ دے دیا جائے گا۔

فضا میں پہلا سیارہ چھوڑنے پر

امریکہ کو عالمی لیڈروں کی طرف سے مبارکباد

لنڈن ۵ فروری۔ یکم فروری کو فضا میں پہلا سیارہ چھوڑنے پر بین الاقوامی شہرت کے نامور لیڈروں نے صدر آئزن ہاور کو مبارکباد کے پیغامات بھیجے ہیں۔ برطانوی وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ میکملن نے جو آج کل آسٹریلیا کا دورہ کر رہے ہیں اپنے پیغام میں کہا ہے۔ زمین کے گرد پہلا کامیاب سیارہ چھوڑنے کی خبر سے مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ اس کارنامہ پر میری طرف سے

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۶ فروری ۱۹۵۸ء

مایوسی

(۲)

جہاں تک مادی قوت کے لحاظ سے اسلامی دنیا کی بے بسی کی حالت ہے۔ مولانا ظفر احمد صاحب انصاری کا یہ مضمون کوئی انوکھی چیز نہیں ہے ایک مدت سے اسلامی مدبرین کے دل سے یہی آواز اٹھ رہی ہے کہ بہت سے مغربی اور مشرقی مفکرین نے اس کا نقشہ اپنی اپنی طرز میں کھینچا ہے۔ اور اسلامی دنیا کی موجودہ بے بسی کی وجوہات بھی بیان کی ہیں۔ ابھی حال میں مشہور مستشرق پروفیسر ہٹی (پرنسٹن یونیورسٹی) نے جو لبنانی نژاد ہیں لاہور یونیورسٹی کے طلباء کے سامنے اپنے ایک لیکچر میں فرمایا ہے

"بارھویں صدی عیسوی میں مشرق قریب کی تہذیب میں جو جمود پیدا ہوا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس صدی میں مشرق قریب کے عوام میں اپنے سابقہ کارناموں پر محض ناز کرنے کا رجحان پیدا ہو گیا تھا۔ اور وہ قدامت پسند بن گئے تھے اس کے برعکس اہل مغرب میں ترقی کرنے کے جذبہ کے تحت سائنسی ایجادات کی کوششیں شروع ہو گئی تھیں"۔

مجملاً جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے یہ وجہ صحیح ہے۔ بارھویں صدی عیسوی کے معنے ہیں چھٹی صدی ہجری اگر ہم اس صدی کی اسلامی تاریخ کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہو گا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں میں جس زمانہ کو فیج اعوج کا زمانہ کہا گیا ہے اس کو شروع ہوئے قریباً تین سو سال ہو چکے تھے۔ مسلمانوں میں دنیاوی قوت کے لئے جنگ زرگری اپنے کمال کو پہنچ چکی تھی۔ اگرچہ اسلام ایک روحانی تحریک کے طور پر ہمیشہ تازگی حاصل کرتا رہا اور اس میں مصلح اور مجددین مبعوث ہوتے رہے لیکن بادشاہوں کی جنگ زرگری نے مصلحین اور مجددین کی کوششوں کو عوام میں کما حقہ بارآور نہ ہونے دیا اور مسلمان علماء بھی دو ظاہر پرست اور باطن پرست گروہوں میں تقسیم ہو چکے تھے۔ یونانی فلسفہ نے بہت سے علماء کی سرگرمیوں کو اسلام کی فلسفیانہ توجیہات میں الجھا دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عوام پر ہر طرح سے جمود کی روح طاری ہو گئی۔ اور اسلام کی کوئی منظم تبلیغی رو مغرب کی طرف نہ چل سکی۔ اگر اس وقت اسلامی مبلغ یورپ میں پھیل جاتے۔ تو آج دنیا کا نقشہ اور ہوتا۔ اہل مغرب نے اسلام کے رواداری نہ اصول اپنا کر عیسائیت کے شکنجہ سے نجات تو حاصل کر لی۔ مگر مذہب کا کوئی صحیح تصور ان میں پیدا نہ ہو سکا۔

وہ وقت تو گزر گیا مگر افسوس ہے۔ کہ ابھی تک مسلمان بیدار نہیں ہوا۔ اور جیسا کہ مولانا ظفر احمد صاحب کے مضمون سے ظاہر ہوتا ہے وہ مغرب کی مادی قوت کے سامنے ہتھیار ڈال چکا ہے۔ اور مایوسی کا شکار بن چکا ہے۔ حالانکہ روحانی قوت مادی قوت سے بدرجہا زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔

اگر ہمیں اسلام کی روحانی قوت پر کما حقہ اعتماد پیدا ہو جائے۔ تو ہم آج بھی روسی اور امریکی بلاکوں کی بے پناہ مادی قوتوں کے باوجود تمام دنیا کو فتح کر سکتے ہیں۔

مولانا ظفر احمد صاحب کا مضمون مسلمانوں کی مایوسی کی نقشہ کاری میں لاجواب ہے افسوس ہے کہ اس میں امید کی کوئی کرن نہیں۔ جس کا مطلب یہی ہے کہ آپ کو بھی اسلام کی روحانی قوت پر کوئی اعتماد نہیں۔ سارے عالم اسلام میں احمدیت ہی ایک امید کی کرن ہے۔ احمدیت اس یقین کے ساتھ کھڑی ہوتی ہے۔ کہ وہ مغرب و مشرق کی مادی قوتوں کو حلقہ بگوش اسلام بنا کر ہی دم لے گی۔ اسلام ایک زندہ روحانی تحریک ہے۔ اور مادی قوتوں کا کوئی اندھیرا اس روشنی کو ہمیشہ تک نہیں دبا سکتا۔

جماعتی ڈسپلن

- بلا تبصرہ -

لاہور کے ایک موقر روزنامہ کے ادارتی نوٹ سے حسب ذیل عبارت بلا تبصرہ نقل کی جاتی ہے:۔

"ہمیں افسوس ہے کہ جماعتی ڈسپلن کے معاملہ میں مسلم لیگ ہائی کمان نے بھی حال ہی میں بڑی کمزوری کا ثبوت دیا ہے مسلم لیگ ڈھاکہ میں یہ طے کر چکی ہے۔ کہ وہ ایک یونٹ کی حامی ہے۔ اب اس جماعتی فیصلہ کے بعد کسی مسلم لیگی کو یہ حق نہیں پہنچتا۔ کہ وہ یونٹ کی مخالفت کرے۔ اگر کسی مسلم لیگی کو یہ فیصلہ منظور نہیں۔ تو اسے جماعت سے علیحدہ ہو جانا چاہیئے۔ اور پھر اس کی مخالفت کرنی چاہیئے مگر مسٹر کھوڑو نے ڈھاکہ میں جماعتی فیصلہ کے بعد بھی ایک یونٹ کی مخالفت جاری رکھی ہے۔ اور سندھ مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی سے بھی اس کے خلاف ایک قرارداد منظور کرائی ہے۔ ہمارا خیال تھا۔ کہ مسلم لیگ ہائی کمان مسٹر کھوڑو کو اس پر سرزنش کرے گی۔ مگر افسوس ہے کہ مسلم لیگ ہائی کمان نے کوئی ایسا قدم نہیں اٹھایا۔ یہ کمزوری جماعت کے لئے نقصان دہ ثابت ہو گی اور مسٹر کھوڑو کی دیکھا دیکھی دوسرے مسلم لیگی لیڈر بھی اپنی مصلحتوں کے پیش نظر بعض دوسرے معاملات میں مسلم لیگ کے ڈسپلن کو توڑیں گے مسلم لیگ ہائی کمان میں بعض بڑے پرانے اور تجربہ کار سیاسی لیڈر بھی شامل ہیں۔ انہیں یہ یاد دلانا غیر ضروری ہے۔ کہ کڑے ڈسپلن کے بغیر کوئی پارٹی زندہ نہیں رہ سکتی"۔

(نوائے وقت لاہور مورخہ یکم فروری ۱۹۵۸ء)

"پیشگوئی مصلح موعود کا حقیقی مصداق"

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کا مطبوعہ لیکچر

۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود کی تقریب پر نظارت ہذا کی طرف سے مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس کا وہ لیکچر جو بعنوان بالا انہوں نے امسال جلسہ سالانہ پر دیا تھا طبع کروا کر جماعتوں میں مفت بھجوایا جا رہا ہے۔ ایسی جماعتیں یا افراد جو اس تقریب پر اس لیکچر کو پڑھنا یا دوسرے دوستوں میں تقسیم کرنا چاہیں وہ مہربانی کر کے اپنی مطلوبہ تعداد سے فوری طور پر نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ یہ لیکچر انہیں ۲۰ فروری سے پہلے پہلے بھجوایا جا سکے۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد

خطبۂ عید الاضحیٰ

جن بزرگوں نے ہمارے ملک میں اسلام کو پھیلایا اُنہی کے نقش قدم پر چلکر تم بھی اسلام کی خدمت کرو

رُوحانیت کے لحاظ سے آج بھی ہمارے ملک کو چشتیوں سہروردیوں اور نقشبندیوں کی ضرورت ہے

جماعت کے نوجوان ہمت کریں اور ان بزرگوں کی پیروی کرتے ہوئے اپنے آپ کو خدمتِ دین کے لئے پیش کریں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۹ر جولائی ۱۹۵۷ء بمقام ربوہ

(اس خطبہ کی ذمہ داری مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی رکن شعبہ زود نویسی پر ہے - (خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی)

۹ر جولائی ۱۹۵۷ء کو حضور نے عید الاضحیٰ کے موقع پر جو خطبہ ارشاد فرمایا تھا اس میں حضور نے نہایت لطیف رنگ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کی حقیقت واضح کرتے ہوئے احمدی نوجوانوں کو ایک نئے وقف کے ماتحت اپنی زندگیاں خدمت اسلام کے لئے پیش کرنے کی تحریک فرمائی تھی —— یہی تحریک اب وقفِ جدید کے نام سے معروف ہے جس کے تحت احباب جماعت بڑھ چڑھ کر جانی اور مالی قربانی پیش کر رہے ہیں - ۹ر فروری کو چونکہ یوم وقف جدید ہے۔ اسلئے اس دن کی مناسبت سے حضور کا یہ پُر معارف خطبہ عید الاضحیٰ شائع کیا جا رہا ہے - (ادارہ)

یہ عید قربانیوں کی عید ہے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی یاد میں ہے - مَیں نے کئی دفعہ بتایا ہے کہ

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی

یہ نہیں تھی جیسا کہ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ انہیں ذبح کرنے کے لئے حضرت ابراہیمؑ نے زمین پر لٹا دیا تھا لیکن بعد میں خدا تعالےٰ سے الہام پاکر آپ نے ذبح کرنے کا ارادہ ترک کر دیا اور الٰہی اشارہ کی بنا پر ان کی جگہ ایک بکرا ذبح کر دیا۔ مَیں بارہا بتا چکا ہوں کہ درحقیقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو وادیٔ مکہ میں چھوڑ آنے کے متعلق یہ رؤیا دکھائی گئی تھی۔ کیونکہ ایک بے آب وگیاہ وادی میں بیٹھ جانا بھی بہت بڑی قربانی ہے جیسے شروع شروع میں ربوہ میں چند آدمی خیمے لگاکر بیٹھ گئے تھے تاکہ اسے آباد کیا جائے - وہ آدمی درحقیقت اس وقت اسمٰعیلی سنّت کو پورا کر رہے تھے وہ صرف اسلئے یہاں بیٹھ گئے تھے کہ آئندہ یہاں ربوہ آباد کیا جائے - اگر وہ قربانی نہ کرتے اور ربوہ میں آکر خیمے لگا کر نہ بیٹھ جاتے تو نہ یہ شہر بنتا نہ سڑکیں بنتیں - نہ بازار بنتے - نہ مکانات بنتے - اور یہ جگہ پہلے کی طرح چٹیل میدان ہی رہتی -

امریکہ میں جو فری تھنکنگ (Free Thinking)

کی تحریک پیدا ہوئی ہے - اس کا بانی ایک فرانسیسی شخص ہے - اس نے اپنا قصہ یہی لکھا ہے کہ مَیں ایک دن اپنے باپ کے ساتھ ایک پادری کا وعظ سننے گیا تو وہاں اس نے یہ کہا کہ ابراہیمؑ بڑا نیک انسان تھا - اس نے

خدا کی خاطر

اپنے اکلوتے بیٹے کے گلے پر چھُری پھیر دی۔ وہ لکھتا ہے کہ اتفاق کی بات ہے مَیں بھی اپنے باپ کا اکلوتا بیٹا ہی تھا مَیں وہاں سے نکل کے بھاگا - میرے دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ اگر میرے باپ کو یہ خطبہ پسند آ گیا تو وہ کہیں میری گردن پر بھی چھُری نہ پھیر دے - مَیں سمندر پر گیا وہاں ایک امریکہ جانے والا جہاز کھڑا تھا - مَیں اس میں گھُس گیا اور کسی کونہ میں چھُپ کر بیٹھ گیا اور اس طرح امریکہ پہنچ گیا یہاں آکر مَیں نے یہ دہریوں والی تحریک جاری کی - غرضیکہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی قربانی کو غلط شکل میں پیش کیا جاتا ہے - حضرت ابراہیم علیہ السلام کی

رؤیا کا یہ مطلب تھا

کہ آپ اپنی مرضی سے اور یہ جانتے بوجھتے ہوئے کہ وادیٔ مکہ ایک بے آب وگیاہ جنگل ہے اور وہاں کھانے پینے کو کچھ نہیں ملتا اپنی بیوی اور بچے کو وہاں چھوڑ آئیں - چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا - جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بڑے ہوئے تو آپ نے اپنی نیکی اور تقویٰ کے ساتھ اپنے گرد لوگوں کا ایک گروہ جمع کر لیا اور انہیں نماز اور زکوٰۃ اور صدقہ وخیرات کی تحریک کرکے اور اس طرح عمرہ اور حج کے طریق کو جاری کرکے آپ نے مکہ کو آباد کرنا شروع کیا - چنانچہ ان کی قربانیوں کے نتیجہ میں صدیوں سے مکہ آباد چلا آتا ہے - قریباً تین ہزار سال سے برابر خانہ کعبہ آباد ہے اور اس کا طواف اور حج کیا جاتا ہے - پس

عید الاضحیہ کی قربانی

بے شک اس قربانی کی یاد دلاتی ہے - مگر اس قربانی کی یاد نہیں دلاتی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ظاہری شکل میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی گردن پر چھُری پھیر دی بلکہ درحقیقت قربانیوں کی

عید ہمیں اس طرف توجہ دلاتی ہے

کہ ہم خدا کی خاطر اور اس کے بعد دین کیلئے جنگلوں میں جائیں اور وہاں جاکر خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کریں اور لوگوں سے اس کے رسول کا کلمہ پڑھوائیں - جیسا کہ ہمارے صوفیاء کرام کرتے چلے آئے ہیں - اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً ہماری قربانی حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی کے مشابہ ہوگی - ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ وہ قربانی بالکل حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی کی طرح ہو جائے گی - کیونکہ دلوں کی کیفیت مختلف ہوتی ہے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے دل کی حالت اَور تھی اور ہمارے زمانہ کے لوگوں کے دلوں کی حالت اَور ہے - مگر بہرحال وہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کے مشابہ ضرور ہو جائیگی - پس تم اپنے آپ کو

اس قربانی کے لئے پیش کرو

میرے نزدیک اس زمانہ میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کے مشابہ قربانی وہ مبلغ کر رہے ہیں جو مشرقی اور مغربی افریقہ میں تبلیغ کا کام کر رہے ہیں - وہ غیر آباد ملک ہیں جن میں کوئی شخص خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کا نام نہیں جانتا تھا - لیکن ان لوگوں نے وہاں پہنچکر انہیں خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کا نام بتایا - مَیں پہلے بھی ایک خطبہ میں بتا چکا ہوں کہ مغربی افریقہ کے ایک ملک میں عیسائیوں نے اپنے پریس میں احمدی اخبار کا چھاپنا

بند کر دیا تو ہمارے مبلغ انچارج جماعت کا علیحدہ پریس لگانے کے سلسلہ میں چندہ اکٹھا کرنے کے لئے ایک جگہ گئے۔ وہاں انہیں ایک ایسا آدمی ملا جسے انہوں نے بڑی تبلیغ کی تھی۔ مگر اس نے احمدیت قبول نہیں کی تھی۔ بعد میں اس کے پاس ایک مقامی مبلغ پہنچا تو اس نے کہا کہ تمہارے بڑے پاکستانی مبلغ نے بھی مجھے تبلیغ کی ہے۔ لیکن اگر یہ دریا (وہ اس وقت ایک دریا کے کنارے جا رہے تھے) اپنا رُخ پھیر کر الٹی طرف چل پڑے تو یہ بات ممکن ہے لیکن میرا احمدیت کو قبول کرنا ناممکن ہے لیکن کچھ دن اس مبلغ کی صحبت میں رہنے کا

اس پر ایسا اثر ہوا

کہ وہ احمدی ہو گیا۔ ہمارے مبلغ انچارج کہتے ہیں کہ جب میں وہاں چندہ لینے گیا تو اتفاقاً وہ شخص اس شہر میں آیا ہوا تھا۔ وہ مجھے ملا اور کہنے لگا۔ آپ یہاں کیسے تشریف لائے ہیں۔ میں نے اسے اپنی آمد کا مقصد بتایا اور کہا کہ عیسائیوں نے اپنے پریس میں ہمارا اخبار شائع کرنے سے انکار کر دیا ہے اور کہا ہے کہ اگر تمہارے خدا میں کوئی طاقت ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ

کوئی معجزہ دکھائے

اور تمہارا اپنا پریس جاری کر دے۔ پس میں اپنا علیحدہ پریس لگانے کے لئے چندہ اکٹھا کرنے آیا ہوں۔ اس پر وہ احمدی دوست کہنے لگا۔ مولوی صاحب یہ تو بڑی بے غیرتی ہے کہ اب ہمارا اخبار ان کے پریس میں چھپے آپ یہاں کچھ دیر انتظار کریں میں ابھی آتا ہوں۔ اس کا گاؤں قریب ہی تھا۔ وہ وہاں گیا اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آکر اس نے پانچ سو پونڈ کی رقم مولوی صاحب کے ہاتھ میں دے دی اور کہا کہ پریس کے سلسلہ میں یہ میرا چندہ ہے۔ اس کے بعد خدا تعالےٰ کے فضل سے اس میں ۲۵۰۰ پونڈ کے قریب چندہ جمع ہو چکا ہے اور اب سنا ہے کہ پریس لگ رہا ہے یا کم از کم وہ انگلستان سے چل چکا ہے غرض ہمارے یہ مبلغ ایسے ممالک میں کام کر رہے ہیں جہاں

جنگل ہی جنگل ہیں

شروع شروع میں جب ہمارے مبلغ وہاں گئے تو بعض دفعہ انہیں وہاں درختوں کی جڑیں کھانی پڑتی تھیں۔ اور وہ نہایت تنگی سے گذارہ کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے ان کی صحت خراب ہو جاتی تھی۔ گو اب ہمارے آدمیوں کے میل ملاپ کی وجہ سے ان لوگوں میں کچھ نہ کچھ تہذیب آگئی ہے۔ ان ممالک کو سفید آدمیوں کی قبر کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہاں کھانے پینے کی چیزیں نہیں ملتیں۔ جب سفید آدمی وہاں جاتے ہیں تو وہ مناسب خوراک نہ ملنے کی وجہ سے مرجاتے ہیں اور پیچش وغیرہ بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ غرض اس زمانہ میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے زیادہ سے زیادہ مشابہت ہمارے مبلغوں کو حاصل ہے۔ جو اس وقت مشرقی اور مغربی افریقہ میں کام کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ ملک اس وقت بھی جنگل ہیں اور دنیا میں کوئی اور ملک جنگل نہیں۔ امریکہ بھی آباد ہے یورپ بھی آباد ہے اور مڈل ایسٹ بھی اب آباد ہو چکا ہے لیکن

افریقہ کے اکثر علاقے

اب بھی غیر آباد ہیں۔ ان میں تبلیغ کرنے والوں کو بڑے بڑے لمبے سفر کرنے پڑتے ہیں اور بڑی جانکاہی کے بعد لوگوں تک اسلام پہنچانا پڑتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے یہ ملک ہمارے لئے رکھے ہوئے تھے تاکہ ہمارے نوجوان ان میں کام کر کے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے مشابہت حاصل کریں۔ پس خدا تعالےٰ کے فضل سے ہمارے نوجوان افریقہ کے جنگلات میں بھی کام کر رہے ہیں۔ مگر میرا خیال یہ ہے کہ اس ملک میں بھی اس طریق کو جاری کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ

میں چاہتا ہوں

کہ اگر کچھ نوجوان ایسے ہوں جن کے دلوں میں یہ خواہش پائی جاتی ہو کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین صاحب چشتیؒ اور حضرت شہاب الدین صاحب سہروردیؒ کے نقش قدم پر چلیں تو جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں تحریک جدید کے ماتحت وقف کرتے ہیں۔ وہ اپنی زندگیاں براہ راست میرے سامنے وقف کریں۔ تاکہ میں ان سے ایسے طریق پر کام لوں کہ وہ مسلمانوں کو تعلیم دینے کا کام کر سکیں۔ وہ مجھ سے ہدایتیں لیتے جائیں اور اس ملک میں کام کرتے جائیں۔ ہمارا ملک آبادی کے لحاظ سے ویران نہیں ہے۔ لیکن

روحانیت کے لحاظ سے

بہت ویران ہو چکا ہے اور آج بھی اس میں چشتیوں کی ضرورت ہے۔ سہروردیوں کی ضرورت ہے اور نقشبندیوں کی ضرورت ہے اگر یہ لوگ آگے نہ آئے۔ اور حضرت معین الدین صاحب چشتیؒ حضرت شہاب الدین صاحبؒ سہروردی اور حضرت فرید الدین صاحب شکر گنجؒ جیسے لوگ پیدا نہ ہوئے تو یہ ملک روحانیت کے لحاظ سے اور بھی ویران ہو جائے گا۔ بلکہ یہ اس سے بھی زیادہ ویران ہو جائے گا۔ جتنا کہ مکہ مکرمہ کسی زمانہ میں آبادی کے لحاظ سے ویران تھا۔ پس میں چاہتا ہوں کہ

جماعت کے نوجوان ہمت کریں

اور اپنی زندگیاں اس مقصد کے لئے وقف کریں۔

وہ صدر انجمن احمدیہ یا تحریک جدید کے ملازم نہ ہوں بلکہ اپنے گذارہ کے لئے وہ طریق اختیار کریں۔ جو میں انہیں بتاؤں گا۔ اور اس طرح آہستہ آہستہ دنیا میں نئی آبادیاں قائم کریں اور طریق آبادی کا یہ ہوگا کہ وہ حقیقی طور پر تو نہیں ہاں معنوی طور پر

ربوہ اور قادیان کی محبت

اپنے دلوں سے نکال دیں اور باہر جا کر نئے ربوے اور نئے قادیان بسائیں ابھی اس ملک کے کئی علاقے ایسے ہیں جہاں سیلوں میل تک کوئی بڑا قصبہ نہیں وہ جا کر کسی ایسی جگہ بیٹھ جائیں اور حسب ہدایت وہاں لوگوں کو تعلیم دیں۔ لوگوں کو قرآن کریم اور حدیث پڑھائیں۔ اور اپنے شاگرد تیار کریں جو آگے اور جگہوں پر پھیل جائیں۔ اس طرح سارے ملک میں وہ زمانہ دوبارہ آجائے گا جو پرانے صوفیاء کے زمانہ میں تھا۔

دیکھو ہمت والے لوگوں نے پچھلے زمانہ میں بھی کوئی کمی نہیں کی۔ یہ دیوبند بھی ہے یہ ایسے ہی لوگوں کا قائم کیا ہوا ہے

مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ

نے حضرت سید احمد صاحب بریلویؒ کی ہدایت کے ماتحت یہاں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا تھا۔ اور آج سارا ہندوستان ان کے علم سے منور ہو رہا ہے۔

حالانکہ وہ زمانہ حضرت معین الدین صاحب چشتیؒ کے زمانہ سے کئی سو سال بعد کا تھا۔ لیکن پھر بھی روحانی لحاظ سے وہ اس سے کم نہیں تھا۔ جب کہ ان کے زمانہ میں اسلام ہندوستان میں ایک مسافر کی شکل میں تھا۔ اس زمانہ میں بھی وہ ہندوستان میں ایک مسافر کی شکل میں ہی تھا۔ حضرت سید احمد صاحب بریلویؒ نے اپنے شاگردوں کو ملک کے مختلف حصوں میں بھجوایا۔ جن میں سے ایک ندوہ کی طرف بھی آیا۔ پھر ان کے ساتھ اور لوگ مل گئے اور ان سب نے اس ملک میں دین اسلام کی بنیادیں مضبوط کیں اب چاہے ان کی اولاد خراب ہو گئی ہے (اللہ تعالےٰ ہماری اولادوں کو بچائے کہ وہ خراب نہ ہوں) لیکن ان کی اولادوں کی خرابی ان کے اختیار میں نہیں تھی۔ انہوں نے تو جس حد تک ہو سکا۔ دین کی خدمت کی۔ بلکہ جہاں تک صلبی اولاد کا تعلق ہے۔

مولانا محمد قاسم صاحبؒ کی اولاد

پھر بھی دوسروں سے بہت بہتر ہے۔ میں جب ندوہ دیکھنے گیا تو مولویوں نے ہماری بڑی مخالفت کی۔ مگر مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی کے بیٹے یا پوتے جو ان دنوں ندوہ کے منتظم تھے۔ انہوں نے میرا بڑا ادب کیا۔ اور مدرسہ والوں کو حکم دیا کہ جب یہ لوگ آئیں۔ تو ان سے اعزاز کے ساتھ پیش آئیں۔ بعد میں انہوں نے میری ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

دعوت بھی کی۔ لیکن میں پیچش کی وجہ سے اس دعوت میں شریک نہ ہو سکا۔ میرے ساتھ اس سفر میں مولوی سید سرور شاہ صاحبؓ حافظ روشن علی صاحبؓ اور قاضی سید امیر حسین صاحبؓ بھی تھے اس سے پتہ لگتا ہے کہ ان کے اندر ابھی مولوی محمد قاسم صاحب نانوتویؒ والی شرافت باقی تھی۔ اگر ان میں وہ شرافت نہ ہوتی تو ہمارے جانے پر جیسے اور مولویوں نے مظاہرے کئے تھے وہ بھی مظاہرہ کرتے۔ لیکن انہوں نے مظاہرہ نہیں کیا اور بڑے ادب سے پیش آئے اور بڑی محبت کے ساتھ انہوں نے ہماری دعوت کی اور استقبال کیا۔ بعد میں انہوں نے

مولوی عبید اللہ صاحب سندھی

کو ہمارے پاس بھجوایا اور معذرت کی کہ مجھے پتہ لگا ہے کہ بعض مولویوں نے آپ سے گستاخانہ کلام کیا ہے۔ مجھے اس کا بڑا افسوس ہے۔ میں انہیں ہمیشہ کہتا رہتا ہوں کہ ایسا نہ کیا کریں لیکن وہ سمجھتے نہیں۔ اس وقت مولوی عبید اللہ صاحب سندھی جو بڑے متمدن اور مہذب آدمی تھے ان کے مشیر کار تھے اور مولوی صاحب کا بڑا لحاظ کرتے تھے اور انہیں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے اور ان کی باتیں مانتے تھے۔ لیکن اصل بات یہی ہے کہ ماننے والے کے اندر جب تک اطاعت کا مادہ نہ ہو۔ تو چاہے اسے کوئی کتنا بڑا آدمی کیوں نہ مل جائے وہ مفید نہیں ہو سکتا۔ مولوی محمد قاسم صاحبؒ کے یہ بیٹے یا پوتے جن کا میں نے ذکر کیا ہے ان کا نام غالباً محمد یا احمد تھا۔ مولوی عبید اللہ صاحب سندھی انہیں ہمیشہ صحیح مشورہ دیتے رہتے تھے۔ اور ان سے ایسا کام لیتے تھے جس سے اسلامی اخلاق صحیح طور پر ظاہر ہوں چنانچہ

اسی کا یہ نتیجہ تھا

کہ انہوں نے میرا بڑا ادب کیا اور دعوت کی اور بعد میں مولوی عبید اللہ صاحب سندھی کو میرے پاس بھیج کر معذرت کی کہ بعض مولویوں نے آپ کے ساتھ گستاخانہ کلام کیا ہے جس کا مجھے افسوس ہے آپ اس کی پرواہ نہ کریں۔ تو ہماری جماعت کے لئے اس ملک میں بھی ابھی صوفیا کے طریق پر کام کرنے کا موقعہ ہے۔ جیسا کہ دیوبند کے قیام کے زمانہ میں ظاہری آبادی تو بہت تھی۔ لیکن روحانی آبادی کم ہو گئی تھی۔ روحانی آبادی کی کمی کی وجہ سے مولوی محمدؒ قاسم صاحب نانوتویؒ نے دیکھ لیا تھا کہ یہاں اب روحانی نسل جاری کرنی چاہیئے تاکہ یہ علاقہ اسلام اور روحانیت کے نور سے منور ہو جائے۔ چنانچہ انہوں نے بڑا کام کیا جیسے ان کے پیر

حضرت سید احمد صاحبؒ بریلوی

نے بڑا کام کیا تھا۔ اور جیسے ان کے ساتھی حضرت اسمٰعیل صاحب شہیدؒ کے بزرگ اعلیٰ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ نے بڑا کام کیا تھا۔ یہ سارے کے سارے لوگ اپنے زمانہ کے لئے اسوۂ حسنہ ہیں۔ درحقیقت ہر زمانہ کا فرستادہ اور خدا تعالیٰ کا مقرب بندہ اپنے زمانہ کے لئے اسوۂ حسنہ ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے زمانہ کے لئے اسوۂ حسنہ تھے (باقی انبیاء اپنے زمانہ کے لئے اسوۂ حسنہ تھے) سید احمد صاحب سرہندیؒ اپنے زمانہ کے لئے اسوۂ حسنہ تھے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلویؒ اپنے زمانہ کے لئے اسوۂ حسنہ تھے۔ اور حضرت سید احمد صاحب بریلوی اپنے زمانہ کے لئے اسوۂ حسنہ تھے۔ پھر دیوبند کے جو بزرگ تھے وہ اپنے زمانہ کے لئے اسوۂ حسنہ تھے۔ انہوں نے اپنے پیچھے ایک نیک ذکر دنیا میں چھوڑا ہے۔ ہمیں اس کی قدر کرنی چاہیئے۔ اسے یاد رکھنا چاہیئے اور اس کی نقل کرنی چاہیئے۔

سو آج بھی زمانہ ہے

کہ ہمارے وہ نوجوان جن میں اس قربانی کا مادہ ہو کہ وہ اپنے گھر بار سے علیحدہ رہ سکیں بے وطنی میں ایک نیا وطن بنائیں اور پھر آہستہ آہستہ اس کے ذریعہ سے تمام علاقہ میں نور اسلام اور نور ایمان پھیلائیں، اپنے آپ کو اس غرض کے لئے وقف کریں۔ میرے نزدیک یہ کام بالکل ناممکن نہیں بلکہ ایک سکیم میرے ذہن میں آ رہی ہے۔ اگر ایسے نوجوان تیار ہوں جو اپنی زندگیاں تحریک جدید کو نہیں بلکہ میرے سامنے وقف کریں اور میری ہدایت کے ماتحت کام کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ خدمتِ اسلام کا ایک بہت بڑا موقعہ اس زمانہ میں ہے جیسا کہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتویؒ کے زمانہ میں تھا۔ یا جیسا کہ حضرت سید احمدؒ صاحب بریلویؒ اور دوسرے صوفیاء و اولیاء کے زمانہ میں تھا۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مؤرخہ ۲۸ جنوری ۱۹۵۸ء بروز سہ شنبہ لال الدین صاحب صدیقی کارکن تعلیم الاسلام کالج ربوہ کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام ناصر الدین تجویز فرمایا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور وہ اسی کے فضل سے نیک صالح اور خادم دین بنے۔ آمین

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ کو بازو پر فالج اور لقوہ ہو گیا تھا۔ بظاہر افاقہ ہونے کے بعد گذشتہ ہفتہ بائیں ٹانگ پر بھی فالج کا اثر نمودار ہو گیا ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد احمد جلیل از ربوہ)

چندہ وقفِ جدید ادا کرنیوالے اصحاب

جزاھم اللہ احسن الجزاء

۱۵/۱۶ جنوری ——— چھٹی قسط

چوہدری محمد شریف صاحب کانڈی وال ضلع جھنگ — ۶-۰-۰
" " از والد محمد وریام صاحب کانڈی وال ضلع جھنگ — ۶-۰-۰
محمد سلیم صاحب ناصر ہانگ کانگ بذریعہ چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ — ۶-۰-۰
سید اسلام خان صاحب دار الصدر غربی ربوہ — ۳-۰-۰
سید فضل الرحمن صاحب فیضی بذریعہ کیپٹن محمد سعید صاحب دار الرحمت غربی — ۶-۰-۰
محمد ظفر اللہ صاحب " " " " " — ۶-۰-۰
بشیر احمد صاحب چوبارو " " " " " — ۳-۰-۰
مستری محمد حسین صاحب گھڑی ساز کرشن نگر لاہور — ۱-۰-۰
امۃ النصیر صاحبہ بذریعہ پیر معین الدین صاحب — ۶-۰-۰
ڈاکٹر نور دین صاحب بلو قلعی سیالکوٹ — ۶-۰-۰
" " " از اہل خانہ — ۱۲-۰-۰
" " " از آنحضرت صلعم و حضرت مسیح موعودؑ — ۱۲-۰-۰
عبد الشکور صاحب جامعہ احمدیہ بذریعہ قیادت ربوہ — ۲-۰-۰
لطیف احمد صاحب " " " — ۱-۰-۰
محمد اسلم صاحب بھٹی " " " — ۱-۰-۰
بشیر احمد خادم " " " — ۱-۸-۰
محمد احمد صاحب " " " — ۳-۰-۰
سیدہ امۃ الرفیق صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسماعیل صاحب مرحوم — ۶-۰-۰
قادر بخش صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ — ۴-۰-۰
" " " " اہلیہ و بچگان — ۶-۰-۰
ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب سیکرٹری مال قلعہ صوبا سنگھ — ۶-۰-۰
" محمد عبد اللہ " بذریعہ " " — ۶-۰-۰
محمد امین صاحب صراف " " " " — ۶-۰-۰
محمد سعید پسر " " " " — ۶-۰-۰
محمد سلطان " " " " " — ۶-۰-۰
چوہدری عبد اللہ خان صاحب پریذیڈنٹ " " — ۶-۰-۰
منشی محمد صادق صاحب " " — ۶-۰-۰
میاں محمد علی صاحب " " — ۶-۰-۰
شیخ فتح محمد صاحب " " — ۶-۰-۰
چوہدری اسماعیل صاحب " " — ۶-۰-۰
" عنایت اللہ صاحب " " — ۶-۰-۰
شیخ محمد علی صاحب " " — ۶-۰-۰
" نذیر احمد صاحب " " — ۶-۰-۰
" بابا حکم دین صاحب " " — ۶-۰-۰
" عبد الکریم صاحب گھمار " " — ۶-۰-۰
بشیر احمد صاحب دکاندار بذریعہ ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب " — ۶-۰-۰
چوہدری محمد انور صاحب " " " — ۶-۰-۰
مولوی عنایت اللہ صاحب " " " — ۲-۰-۰
مجیدہ بیگم اہلیہ مولوی محمد علی صاحب " " " — ۶-۰-۰
بشیر احمد صاحب بھٹی راولپنڈی — ۱۲-۰-۰
ماسٹر محمد اعظم صاحب بی اے بی ٹی گھٹیالیاں بمعہ اہلیہ صاحبہ — ۱۲-۰-۰
ڈاکٹر منظور احمد صاحب پشاور — ۶-۰-۰

حکیم محمد شفیع صاحب سادھو کے گوجرانوالہ — ۶-۰-۰
چوہدری محمد فقیر اللہ صاحب گھٹیالیاں — ۶-۰-۰
سید مقصود احمد صاحب مجاوری لیاقت آباد میانوالی — ۶-۰-۰
چوہدری علی احمد صاحب مغل پورہ — ۶-۰-۰
منظور احمد صاحب ٹیچر ۹۷ گ ب لائل پور — ۶-۰-۰
جلال الدین صاحب سمبڑیال — ۶-۰-۰
مسعود احمد صاحب کوٹلی میرانوالہ ڈسکہ — ۶-۰-۰
عزیز احمد خان صاحب " — ۶-۰-۰
ڈاکٹر رشید احمد صاحب پشاور — ۶-۰-۰
قاضی غلام نبی صاحب جبڑانوالہ — ۶-۰-۰
عبد الرحمن صاحب راولپنڈی — ۶-۰-۰
اہلیہ ظہور الدین صاحب ملک کوٹ رادھا کشن لاہور — ۶-۰-۰
چوہدری بشیر احمد صاحب شافی کیمسٹ راولپنڈی و اہلیہ — ۱۲-۰-۰
مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم — ۶-۰-۰
غلام حسین صاحب سیکرٹری مال دار البرکات ربوہ (تفصیل نہیں ملی) — ۲۵-۰-۰
پیر محمد یوسف صاحب ہیڈ ماسٹر کلو یا ضلع لائل پور — ۶-۰-۰
مستری عبد العزیز صاحب بذریعہ عبد الرشید صاحب شرما ٹھکار پور سکھر — ۶-۰-۰
میاں خوشی محمد صاحب معہ اہل و عیال کارکن وکالت مال تحریک جدید
بذریعہ عبد الحق صاحب شاکر دار الصدر جنوبی ربوہ — ۰-۸-۰ قسط اول
مولوی محمد احمد صاحب جلیل " " — ۶-۰-۰
چوہدری بشیر احمد صاحب بشیر جنرل سٹور گولبازار " " — ۶-۰-۰
محمد اسماعیل صاحب ملازم ناصر دواخانہ " " — ۶-۰-۰
خواجہ بشیر احمد صاحب ڈار " " — ۶-۰-۰
ملک سعادت احمد صاحب ملک جی برادرز " " — ۶-۰-۰
چوہدری غلام احمد صاحب سیالکوٹ ہاؤس " " — ۶-۰-۰
مولوی رشید احمد صاحب در شید احمد صاحب رشید بوٹ ہاؤس " — ۶-۰-۰
منشی برکت علی صاحب پنشنر کارکن وکالت مال " — ۰-۸-۰ قسط اول
سید محمود عالم صاحب پنشنر " — ۶-۰-۰
قریشی محمد شفیع صاحب ایکمس گولبازار " — ۶-۰-۰
چوہدری محمد اسحاق صاحب معاون وکیل القانون " — ۰-۸-۰ قسط اول
" ناصر الدین صاحب کارکن وکیل الزراعت " — ۰-۸-۵ "
" عبد الرحمن صاحب ڈنگوی رحمان کلاتھ ہاؤس گولبازار " — ۶-۰-۰
قریشی عبد الغنی صاحب دوکاندار " " — ۶-۰-۰
چوہدری احمد خان صاحب کارکن دفتر انصار اللہ — ۰-۰-۲ قسط اول
قریشی شاہد احمد صاحب ابن قریشی محمد افضل صاحب — ۶-۰-۰
مکرم حافظ عبد السلام صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید — ۶-۰-۰
چوہدری محمد احمد صاحب نظام احمدیہ فیورٹ گول بازار — ۵-۰-۰
چوہدری عبد الرشید صاحب برادر چوہدری عبد العزیز صاحب خدمت خلق — ۶-۰-۰
" عبد الکریم صاحب " " " — ۶-۰-۰
" محمد رفیع صاحب ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ — ۶-۰-۰
اہل و عیال " " — ۶-۰-۰
نور الٰہی صاحب چک ۲۲/ب کلاں ضلع لائلپور معرفت قریشی عبد الغنی صاحب گولبازار — ۶-۰-۰
میاں عبد اللہ صاحب ٹیلر ماسٹر گول بازار — ۱-۰-۰ قسط اول
چوہدری محمد احمد صاحب کلاتھ مرچنٹ " — ۰-۸-۰ "
مکرمہ اہلیہ صاحبہ مولوی نور الحق صاحب انور — ۰-۸-۰ "
حمید احمد شاہ ابن سید عبد اللہ شاہ صاحب — ۰-۸-۰ "
حکیم عبد الواحد صاحب کارکن رشد و اصلاح — ۳-۰-۰
امام بخش صاحب بھیروی گول بازار — ۶-۰-۰
عیسیٰ خان صاحب کارکن وکالت تعلیم تحریک جدید — ۰-۸-۰ قسط اول
چوہدری نذیر احمد صاحب دہم اے ہائی سکول ربوہ — ۶-۰-۰
" سمیع اللہ صاحب سیال نائب وکیل المال تحریک جدید — ۶-۰-۰

(باقی)

آمد چندہ مسجد ہالینڈ بابت ماہ دسمبر ۱۹۵۷ء

ماہ دسمبر کے چندہ مسجد ہالینڈ کا گوشوارہ بہنوں کی خدمت میں پیش ہے۔ جیسے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کی تقریر میں فرمایا تھا۔ عورتیں اگر مزید/-۳۶۰۰۰ کی رقم ادا کر دیں تو ان کے ذمہ کوئی بقایا نہیں رہے گا۔ یہ کوئی مشکل امر نہیں ہے تمام لجنات اور عہدہ دار پوری کوشش سے کام لیں۔ چندہ کی رفتار کو بڑھائیں تاکہ اس سال جلسہ سالانہ سے قبل یہ ساری رقم ادا ہو جائے۔ جہاں لجنات نہیں وہاں کی مقیم مستورات براہ راست اپنا چندہ بھجوا دیں۔ لاہور کی لجنہ اماء اللہ کی مثال قابل تقلید ہے۔ انہوں نے بہت سی ممبرات پر مشتمل ایک کمیٹی ڈال رکھی ہے ہر ماہ ڈیڑھ صد کی کمیٹی نکلتی ہے۔ جو ایک ممبر کی طرف سے ہر ماہ ادا ہو جاتی ہے۔ دوسری لجنات بھی ان کی تقلید کریں۔ اور زیادہ سے زیادہ چندہ وصول کرنے کی کوشش کریں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

نام	رقم
مکرمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ	۲-۰-۰
مکرمہ سراج بی بی صاحبہ	۵-۰-۰
صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ	۱۰-۰-۰
زنانہ نصرت جنرل سٹور لجنہ اماء اللہ	۵۰-۰-۰
والدہ عبد الحکیم صاحب	۱۵-۰-۰
استانی ناصرہ رحمان	۵-۰-۰
محمد اسحاق صاحب خلیل از طرف والدہ مرحومہ	۲-۰-۰
امۃ الحمید اہلیہ عبد الحق صاحب شاکر	۱-۰-۰
نسیم جماعت پنجم	۱-۰-۰
احمدی بیگم زہرہ	۰-۹-۰
والدہ محمد عبد اللہ	۱-۴-۰
از لجنہ نواب شاہ سندھ	۲۷-۰-۰
لجنہ سرگودہا	۲-۰-۰
" نانو ڈوگر ضلع شیخوپورہ	۵-۰-۰
فہمیدہ بانو سوک کلاں	۵-۰-۰
چک [illegible] ضلع سرگودہا	۴-۰-۰
گوجرہ ضلع لائل پور	۵۰-۰-۰
اہلیہ چوہدری محمد اشرف	۵-۰-۰
خدیجہ لاہور	۰-۴-۰
ملتان چھاؤنی	۶۳-۰-۰
اہلیہ ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب حلقہ راجگڑھ روڈ — لاہور	۱۰-۰-۰
ثریا بیگم سندھ	۵-۰-۰
بیگم رفیق لاہور	۵-۰-۰
والدہ چوہدری خلیل الرحمٰن صاحب ربوہ	۲۰-۰-۰
سلمیٰ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ عبد العزیز صاحب	۸۳۰-۶-۰
محمدی بیگم صاحبہ مرحومہ	۲۷۰۲-۱-۶
از لجنہ کراچی	۹۴۸-۶-۰
بیگم میاں نسیم حسین صاحب	۱۵۰-۰-۰
بیگم رحمت اللہ صاحب باجوہ	۱۵۰-۰-۰
بیگم کیپٹن عبد الواحد صاحب	۱۵۰-۰-۰
مجیدہ بیگم صاحبہ شاہنواز	۱۵۰-۰-۰
امۃ الباری صاحبہ بنت شاہنواز	۱۵۰-۰-۰
امۃ الحی بنت شاہنواز	۱۵۰-۰-۰
بیگم صاحبہ سید ارتضیٰ علی صاحب کراچی	۱۰-۰-۰
گجری صاحبہ مرحومہ	۲۵-۰-۰
حاجی محمد صاحب چک [illegible] از والد مرحوم	۲۵-۰-۰
پسر خود محمد اصغر	۹-۰-۰
چوہدری احمد جان صاحب گھٹو والی	۰-۱۱-۰
شوکت تنویر صاحبہ لائلپور	۵-۰-۰

نام	رقم
ناظر علی صاحب چک ۷۰	۳۰-۰-۰
لجنہ سرگودہا	۳-۰-۰
مجوکہ ضلع سرگودہا	۲۰-۰-۰
نذیر بیگم چک ۱۱۶ ضلع سرگودہا	۱۰-۰-۰
مسعودہ بانو گھوگھیاٹ ضلع سرگودہا	۳-۰-۰
شریفہ بیگم "	۳-۰-۰
حاکم بی بی زوجہ محمد اسمٰعیل بھیرہ	۴-۰-۰
مکرمی محمد شریف صاحب سیکرٹری مال گجرانوالہ	۱۵-۶-۰
چوہدری محمد الدین صاحب سیکرٹری مال پنج ہتھہ	۱۹-۸-۰
رابعہ بی بی اہلیہ محمد اسمٰعیل صاحب پریم کوٹ	۱۰-۰-۰
عبد السلام صاحب سیکرٹری مال پشاور	۴-۶-۰
مرزا غلام حیدر صاحب نوشہرہ	۵-۰-۰
گوہے کی ضلع گجرات	۱-۰-۰
ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب کھاریاں	۲۱-۰-۰
شاہ محمد صاحب مرالہ	۱۳-۰-۰
مولوی نظام الدین صاحب بیگم کوٹ	۱-۰-۰
محمد امین صاحب شاہ مسکین	۱-۰-۰
لطیفہ احمد صاحب ظفر آباد اسٹیٹ	۲۰-۰-۰
سید داؤد مظفر شاہ صاحب ناصر آباد اسٹیٹ	۸-۰-۰
ظفر آباد اسٹیٹ ٹاہلی سندھ	۸-۰-۰
ہاجرہ بیگم سیکرٹری مال کنری سندھ	۱۰۰-۰-۰
بیگم نذر محمد خاں صاحب ایس۔ایم ڈہرکی سندھ	۵-۰-۰
امۃ الحی ڈیرہ غازی خاں	۲۰-۰-۰
سردار بیگم سکرنڈ ضلع نواب شاہ	۲۰-۰-۰
رحیم بی بی رسالہ اسسٹنٹ ضلع منٹگمری	۱۱-۰-۰
لجنہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ	۳۱-۰-۰
مکرم دین محمد صاحب گوگل گلوٹیاں	۲-۰-۰
والدہ محمد اسمٰعیل مہدی پور	۵-۰-۰
قاضی منظور احمد اینڈ افریقن کمپنی مال روڈ - لاہور	۵-۰-۰
لجنہ لاہور	۲۴-۰-۰
اہلیہ صاحبہ چوہدری اللہ دتہ صاحب پتوکی ضلع لاہور	۲-۲-۰
مبارکہ دختر خواجہ عبد العزیز صاحب	۲۰-۰-۰
رسول بی بی اہلیہ بشیر احمد صاحب	۵-۰-۰
بیگم ایس۔ایم حسن ڈھاکہ	۲۰-۰-۰
نذیر احمد صاحب رحمانی از طرف ہمشیرہ مرحومہ	۵-۰-۰
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	۶-۱۱-۳
کل میزان	۶۲۳۹-۱۰-۹

جملہ خدام آگاہ رہیں

مجلس خدام الاحمدیہ کی مندرجہ ذیل رسید بکیں گم ہو گئی ہیں بذریعہ اعلان ہذا آگاہ کیا جاتا ہے کہ ان رسید بکوں کے ذریعہ کسی قسم کا کوئی چندہ وصول کیا جائے اور نہ کوئی دوست ان پر کسی قسم کا چندہ ادا کرے۔ بلکہ علم ہوتے ہی ایسی رسید بک کے متعلق فوراً مرکز کو اطلاع کر دی جائے

۲۲ - ۲۶ - ۲۷ - سنہ ۱۹۴۹ء - ۹۹ - ۳۵ - سنہ ۱۹۵۰ء - ۴۴ - ۵۳ - ۲۳۶ - ۴۰ - ۱۴۳ - سنہ ۱۹۵۱ء - ۱۸۷ - ۴۴ - ۳۳ - ۴۳ - ۳ - ۲۳۶ - سنہ ۱۹۵۲ء - ۳۸۱ - ۴۹ - ۷ - ۵۱۷ - سنہ ۱۹۵۳ء - ۶۲۲ - ۷۲۷ - ۶۲۸ - ۵۱ - ۵۲ - سنہ ۱۹۵۴ء - ۹۲۲ - سنہ ۱۹۵۵ء - ۳ - ۱۳۵ - سنہ ۱۹۵۷ء

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

ایجنٹ اصحاب کیلئے ضروری اطلاع

بل ہائے ماہ جنوری ۱۹۵۸ء ایجنٹ اصحاب الفضل کی خدمت میں ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ تمام بلوں کی رقوم حسب معاہدہ دس فروری تک دفتر الفضل میں پہنچ جانی چاہئیں۔!

(مینیجر الفضل)

محترم خادم صاحب مرحوم کی وفات پر تعزیت کی قراردادیں

مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے محترم خادم صاحب مرحوم کی وفات پر تعزیت کی قراردادیں موصول ہوئی ہیں جن میں دلی رنج والم ظاہر کرتے ہوئے مرحوم کے پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور مرحوم کے بلندیٔ درجات کے لئے دعائیں کی گئی ہیں۔ — جماعت احمدیہ کراچی۔ احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن ملتان۔ جماعت احمدیہ نائیجیریا مغربی افریقہ۔ جماعت احمدیہ اوچ شریف ضلع بہاولپور۔ جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ۔ جماعت احمدیہ ڈسکہ۔ جماعت احمدیہ بلہڑ کے ضلع شیخوپورہ

دعائے مغفرت

میرے بھائی مرزا فضل کریم صاحب آف فتح پور ضلع گجرات فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ درویشان قادیان اور احباب کرام سے انکی مغفرت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (مرزا عبدالرشید وکالت مال تحریک جدید ربوہ)

تصحیح

ادارتی نوٹ مورخہ ۲۵/۱/۵۸ میں کالج میں غیر احمدی طلبہ کی تعداد ۶۰٪ تا ۷۰٪ لکھی گئی ہے۔ حالانکہ جیسا کہ کالج کی طرف سے ایک چٹھی میں وضاحت کی گئی ہے عام طور پر غیر احمدی طلبہ کی تعداد ۴۰٪ سے ۵۰٪ تک رہتی ہے۔ احباب تصحیح کر لیں۔

درخواست دعا

میری اہلیہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہے احباب جماعت سے اسکی صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (شیخ صالح محمد احمدی۔ ممباسہ مشرقی افریقہ)

لوکل قاضی جماعت احمدیہ لاہور

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب ذیل کو لوکل قاضی جماعت احمدیہ لاہور برائے سہ سال منظور فرمایا ہے متعلقین مطلع رہیں۔

(۱) قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ۔
(۲) ڈاکٹر غلام جیلور صاحب۔
(۳) ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب۔

ناظم دار القضاء۔ ربوہ